22843 ـ مسلسل ہوا خارج ہونا اور وضوء ٹوٹنا

سوال

مجھے مسلسل ہوا خارج ہونے کی مشکل درپیش ہے، تو کیا قیام کے بعد نماز فجر کے لیے مجھ پر وضوء کرنا واجب ہے، اور اسی طرح چاشت کی نماز کے لیے بھی ؟
میرے لیے ایسا کرنا مشکل ہے کیونکہ کثرت سے پانی استعمال کرنے کی بنا پر مجھے بیماری لگ چکی ہے.
آپ سے گزارش ہے کہ میرے سوال کا جتنی جلدی ممکن ہو جواب دیں، کیونکہ میں نماز کے متعلق بہت پریشان ہوں پتہ نہیں کہ اللہ تعالی قبول کرتا ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر تو پانی استعمال کرنے سے آپ کو بیمار کردیتا ہے تو آپ کے لیے تیمم کرنا جائز ہے.

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

پانی کی موجودگی میں تیمم کرنے کے لیے مرض كي حد کیا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" وہ بیماری جس میں پانی استعمال کرنے سے بیماری زیادہ ہونے یا زخم صحیح ہونے میں تاخیر ہوتی ہو "

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (5 / 345).

دوم:

مسلسل پیشاب اور ہوا خارج ہونے کا حکم استحاضہ والا حکم ہے، اور پیشاب، اور ہوا اور شرمگاہ سے خارج ہونے والا خون وضوء کو توڑ دیتا ہے.

اللہ تعالی كا فرمان ہے:

اللہ تعالی تم پر كوئى تنگى نہيں كرنا چاہتا، ليكن تمہيں پاك كرنا اور تم پر اپنى نعمتيں پورى كرنا چاہتا ہے تا كہ تم شكر ادا كرو المآئدۃ (6).

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى ہے:

اللہ تعالى تمہارے ساتھ آسانى كرنا چاہتا اور تمہارے ساتھ تنگى نہيں كرنا چاہتا البقرۃ (185).

اسى ليے انہيں ہر نماز كے ليے نماز كا وقت شروع ہونے كے بعد وضوء كرنے كى رخصت دى گئى ہے، اور يہ لوگ اپنى حالت ميں ہى نماز ادا كرينگے چاہے دوران نماز ہى ان كى ہوا يا پيشاب يا خون خارج ہو جائے.

يہ حكم اس كے ليے ہے جس كا وضوء قائم ہى نہ رہے، اور اگر اس ميں انقطاع اور وقفہ پيدا ہوتا وہ اس طرح كہ اس انقطاع كے دوران نماز ادا كرنا ممكن ہے تو اس پر واجب ہے كہ وہ اس وقت وضوء كر كے نماز ادا كرے جب اس ميں وقفہ پيدا ہوتا ہو.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" مسلسل پيشاب كى بيمارى ميں مبتلا شخص كى دو حالتيں ہيں:

پہلى حالت:

اگر تو اسے مسلسل پيشاب آتا ہو يعنى ركتا ہى نہيں بلكہ جب بھى مثانہ ميں جمع ہوا پيشاب خارج ہوجائے تو يہ شخص نماز كا وقت شروع ہونے كے بعد وضوء كرے اور اپنى شرمگاہ پر لنگوٹ وغيرہ باندھ كر نماز ادا كر لے اور خارج ہونے سے اسے كوئى ضرر و نقصان نہيں ہوگا.

دوسرى حالت:

اگر اس كا پيشاب رك جاتا ہو چاہے پيشاب كرنے كے دس يا پندرہ منٹ بعد ہى ركے تو ايسے شخص كو پيشاب ركنے كا انتظار كرنا ہوگا اور ركنے كے بعد وضوء كر كے نماز ادا كرے، چاہے نماز باجماعت بھى رہ جائے.

ديكھيں: اسئلۃ الباب المفتوح سول نمبر (17) ملاقات نمبر (67).

اصل یہی ہے کہ وضوء نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد کیا جائے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا:

مجھے استحاضہ کی بیماری ہے آیا میں نماز چھوڑ دوں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: نہیں، بلکہ یہ تو رگ کا خون ہے حیض نہیں، تو جب تجھے حیض آئے نماز چھوڑ دو، اور جب حیض ختم ہو جائے تو اپنا خون دھو کر نماز ادا کرو، پھر تم ہر نماز کے لیے وضوء کرو حتی کہ وہ وقت آ جائے "

صحیح بخاری حدیث نمبر(226) یہ الفاظ بخاری کے ہیں، صحیح مسلم حدیث نمبر (333).

لیکن وہ نمازیں جن کا وقت شروع ہونے کے بعد وضوء کرنا مشکل ہے مثلا نماز جمعہ اور نماز عید تو اس کا وقت شروع ہونے سے کچھ دیر قبل وضوء کرنا جائز ہے.

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

جس شخص کی مستقل اور مسلسل ہوا خارج ہوتی ہو وہ کس طرح وضوء کر کے نماز ادا کرے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" اگر تو آپ کا حال ایسا ہے جیسا آپ بیان کر رہے ہیں، اور آپ کی ہوا مسلسل خارج ہوتی ہے تو آپ ہر نماز کے لیے نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد وضوء کریں، اور اس کے بعد خارج ہونے والی ہوا آپ کو کوئی نقصان نہیں دیگی.

لیکن نماز جمعہ کے لیے آپ خطیب کے خطبہ شروع کرنے سے کچھ دیر قبل وضوء کریں جس میں آپ کے لیے خطبہ سننا اور نماز ادا کرنا ممکن ہو سکے.

دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (5 / 412).

اور اگر آپ کے لیے ہر نماز کے لیے وضوء کر کے وقت کے اندر نماز ادا کرنی مشکل ہو تو آپ کے لیے دو نمازیں

ظہر اور عصر ايك ہى وقت ميں ايك وضوء كے ساتھ ادا كرنى جائز ہيں، اور اسى طرح مغرب اور عشاء بھى ايك ہى وضوء كے ساتھ جمع كر ليں.

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے استحاضہ والى عورت كو دو نمازيں جمع كرنے كى رخصت دى ہے.

اس حديث كو علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ابو داود حديث نمبر (284) ميں صحيح قرار ديا ہے.

اور آپ قيام الليل اور تراويح بھى عشاء كے وضوء كے ساتھ ادا كر سكتے ہيں.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا:

كيا استحاضہ والى عورت كے عشاء كے وضوء كے ساتھ آدھى رات كے بعد قيام الليل كرنا جائز ہے ؟

شيخ كا جواب تھا:

" اس مسئلہ ميں اختلاف پايا جاتا ہے، بعض اہل علم كا مذہب يہ ہے كہ اگر آدھى رات گزر جائے تو اسے وضوء كى تجديد كرنا ہوگى، اور ايك قول يہ ہے كہ: اس كے ليے وضوء كى تجديد لازم نہيں، اور راجح بھى يہى ہے.

ديكھيں: فتاوى المرأة المسلمة (1 / 292 - 293).

اور رہا چاشت كى نماز كے متعلق تو يہ نماز مؤقتہ ہے اس ليے اس كا وقت شروع ہونے كے بعد وضوء كرنا ضرورى ہے، اور اس كا وقت طلوع شمس سے پندرہ منٹ بعد سے شروع ہوتا اور ظہر سے پندرہ منٹ قبل تك رہتا ہے.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ سے دريافت كيا گيا:

كيا اس عورت كے ليے فجر كے وضوء كے ساتھ چاشت كى نماز ادا كرنى جائز ہے ؟

تو شيخ كا جواب تھا:

يہ صحيح نہيں؛ كيونكہ چاشت كى نماز مؤقت يعنى اس كا بھى وقت ہے، اس ليے اس كا وقت شروع ہونے كے بعد وضوء كرنا ضرورى ہے؛ اس ليے كہ يہ عورت استحاضہ والى عورت كى طرح ہے، اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے استحاضہ والى عورت كو ہر نماز كے ليے وضوء كرنے كا حكم ديا ہے.

واللہ اعلم .